پرچہ حدیث شریف سالانہ 2011ء

سوال نمبر 1

جز: الف:

قضا کی تعریف:

لغت میں: مہر لگانا، کسی کام سے فارغ ہو جانا

اصطلاح میں: فصل الکلام من الظلم یعنی الزام الحکم علی شخص بمنعہ من ارتکاب الظلم، کسی شخص پر اپنا حکم لاگو کرنا

یا حکم کو جاری کرنا

مضاربت کی تعریف:

لغوی معنی: زمین میں سفر کرنا تجارت کا

عقد الشرکۃ بمال من احد الجانبین والعمل من الجانب الآخر

شراکت وہ عقد کیا طرف سے مال اور دوسری طرف سے کام ہو

ھبۃ کی تعریف:

لغوی معنی: عطیہ دینا، کوئی چیز مفت دینا

تملیک العین بلا عوض وبلا شرط: بغیر عوض اور بغیر شرط کے کسی کو کسی چیز کا مالک بنا دینا

اجارہ کی تعریف:

لغوی معنی: اجرت پر دینا

عقد یرد علی المنافع بعوض: ایسا عقد جس سے منافع حاصل ہو کوئی بدلا دے کر

غصب کی تعریف:

لغوی معنی: کسی سے کوئی چیز زبردستی چھین لینا

اخذ مال متقوم محترم بغیر اذن المالک علی وجہ یزیل یدہ

جز ب: قیمتی محترم مال کو مالک کی اجازت کے بغیر اس طرح لینا کہ اس کا قبضہ ختم ہو جائے

مضاربت اور مشارکت میں فرق:

مضاربت میں مال صرف ایک شخص کا ہوتا ہے اور کام دوسرا آدمی کرتا ہے،

منافع میں دونوں شریک ہوتے ہیں

جبکہ مشارکت میں راس المال اور منافع دونوں میں شریک ہوتے ہیں،

2

سوال نمبر ۲

جزء (i)

ترجمہ عبارت:

جس نے خریدے دو کپڑے اس شرط پر کہ جو لینا چاہے دس روپے میں لے گا اور اسے تین دن کا اختیار ہوگا تو یہ جائز ہے اور یہی حکم تین کپڑوں کا ہے اور اگر ایسے چار کپڑے خریدے گئے تو بیع فاسد ہے،

جزء (ii)

امام زفر و امام شافعی کا موقف:

ایسی خریداری میں کپڑے دو تین یا زیادہ کسی میں بھی بیع جائز نہیں۔

دلیل:

مبیع مجہول ہے۔ مبیع کا مجہول ہونا صحت بیع کیلئے مانع ہے،

جزء (iii) ھلکا کپڑے کی

ولو ... ھلکا جمیعًا معًا یلزمہ نصف ثمن کل واحد: مسئلہ کی وضاحت:

اگر دونوں کپڑے اکھٹے ہلاک ہوگئے تو ہر ایک کو آدھی قیمت دینی پڑے گی یعنی مسئلہ چل رہا تھا کہ ایک آدمی نے دو کپڑے خریدے اس شرط پر کہ جو لیگا وہ دس درہم کا ہوگا اور اسکو تین دن کا اختیار ہوگا۔ اب ایسی صورت میں دونوں کپڑے ضائع ہوگئے تو اسکو ہر کپڑے کی آدھی قیمت دینی پڑے گی مثلاً دونوں کپڑوں کی قیمت تھی دس روپے تو اب پانچ روپے اس کے اور پانچ اس کے ادا کریگا اسکی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں کپڑوں میں بیع ہو چکی ہے اور ایک لحاظ سے امانت بھی ہے۔ بیع میں تاوان ہوتا ہے امانت میں نہیں اس لیے دونوں کی رعایت کرتے آدھی آدھی قیمت رکھی گئی دی

Scanned by CamScanner

سوال نمبر 3

یہ ملک کا فائدہ دیتی ہے

جز (i) ما یصح اصلاً لا وصفاً و ھو یفید الملک عند اتصال القبض بہ

بیع فاسد: جو اصل کے لحاظ سے صحیح ہو اور وصف کے لحاظ سے صحیح نہ ہو اگر معاہدہ پر قبضہ ہو جائے

بیع باطل: جو اصل اور وصف دونوں کے لحاظ سے صحیح نہ ہو یہ کسی طرح ملک کا فائدہ نہیں دیتی

دونوں کا حکم: ما لا یصح اصلا (اور) وصفا و لا یفید الملک بوجہ

بیع فاسد ملکیت کا فائدہ دیتی ہے اگر قبضہ ہو جائے

بیع باطل بھی ملک کا فائدہ دیتی ہے لیکن اس میں ملک موقوف ہوتا ہے دوسرے کی اجازت پر

جز (ii)

بیع باطل کی اقسام:

1 حر کو غلام کر بیچ دیا 2 شراب بیچ دی

3 خنزیر بیچ دیا 4 مردار بیچ دیا

سوال نمبر 4

جز (i)

قاضی کے آداب:

1 اس میں شرائط شہادت موجود ہوں جیسے مسلمان، عاقل، بالغ، عادل ہونا

2 صاحب فراست ہو 3 اہل اجتہاد ہو

4 اسے اپنے اوپر اعتماد ہو کہ وہ فرائض کو احسن طریقے سے ادا کر سکتا ہے

5 کسی بھی شخص سے ہدیہ قبول نہ کرے

6 (فریقین) میں سے کسی کو مہمان نہ بنائے دونوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرے

8 فریقین میں سے کسی ایک کے ساتھ سرگوشی سے بات نہ کرے

9 فریقین میں سے کسی ایک کے ساتھ (مذاق) بھی نہ کرے

موجودہ دور کے ججوں کے متعلق رائے:

فی زمانہ ججوں میں اگر مذکورہ شرائط موجود ہوں تو ان کا فیصلہ قابل قبول ہو گا اور ان کے فیصلے کو شرعی فیصلہ قرار دیا جا سکتا ہے

Scanned by CamScanner

جز (iii)

پنچائیت اور ~~جرگہ~~ مسئلہ

اگر یہ شرعی معیار پہ پورا اترے

اگر یہ انصاف کے سارے تقاضے پورے کریں، مفاد، لالچ وغیرہ مدنظر نہ ہو تو ان کے فیصلوں کا اعتبار ہے لیکن اس دور میں اس کا پایا جانا تقریباً ناممکن ہے۔

سوال نمبر 2

جز (i)

ھبہ کے ارکان: ایجاب اور قبول

الفاظ ھبہ: وھبت، نحلت، اعطیت، اطعمتک ھذا الطعام، حملت ھذا الثوب لک۔ اعمرتک ھذا الشیء، حملتک علی ھذہ الدابۃ

صحت کی شرائط:

جب ایجاب و قبول اور قبضہ ہو جائے تو ہبہ صحیح اور تام ہو جائے گا

جز (iii)

ھبہ میں رجوع:

1. اجنبی کو ھبہ کرنے کی صورت میں ھبہ میں رجوع کر سکتا ہے
اگر اس نے عوض دے دیا تو رجوع نہیں کر سکتا۔

2. واہب اور موہوب لہ میں سے کوئی ایک مر جائے تو ھبہ میں رجوع نہیں کر سکتا

3. موہوب لہ کی ملکیت سے کوئی چیز نکل گئی تو رجوع نہیں کر سکتا

4. زمین ہبہ کی تو اس نے کوئی چیز لگا دی تو رجوع نہیں کر سکتا

1. کوئی شئی ھبہ کی موہوب لہ نے عوض نہیں دیا تو رجوع کر سکتا ہے

2. زمین ھبہ کی موہوب لہ نے کوئی تبدیلی نہیں کی تو رجوع کر سکتا ہے۔

3. کھجور کا درخت ھبہ کیا موہوب لہ نے کوئی تبدیلی نہیں کی تو رجوع کر سکتا ہے (ورنہ بڑا ہو گیا)

5

سوال نمبر ۵

جز (الف)

صحت اجارہ کی شرائط:

1 منافع معلوم ہوں 2 اجرت معلوم ہو 3 جتنا وقت کام کرنا ہے وہ معلوم ہو
4 اگر کوئی جانور اجارہ پر لیا ہو تو اس کی بھی تفصیل معلوم ہو
5 کام کی نوعیت معلوم ہو 6 اگر گھر، زمین کرایہ پر ہو تو صورت معلوم ہو اجرت بھی معلوم ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ اجرت پہلے دے گا یا بعد میں وغیرہ

آج کل کے کرایہ داری کس زمرے میں:

اجارہ میں آتے ہیں۔ اس لیے کہ عموماً مکان خریدتے وقت کرایہ طے ہوتا ہے اور دینے کا وقت بھی طے ہوتا ہے، اور کرایہ میں اضافہ کتنا ہوگا، کب تک مکان کرایہ پر ہوگا یہ ساری چیزیں طے ہوتی ہیں۔ اور کرایہ دینا ہی ہوتا ہے [illegible] ہوگا۔ اور ایڈوانس لینا موجودہ حالات کو سامنے رکھ کر جائز ہے، اس لیے کہ بسا اوقات کرایہ دار سے کوئی نقصان ہو جاتا ہے یا وہ بن بتائے چلا جاتا ہے اس صورت میں وہ نقصان مالک کے کھاتے پر [illegible] اس وجہ سے ایڈوانس رکھا گیا، اور اگر مکان چھوڑتے وقت کوئی نقصان نہ ہوا تو ایڈوانس واپس کر دیا جاتا ہے گویا یہ ایک قسم کا زر ضمانت ہے

جز (ب)

ترجمہ عبارت:

اور نہیں ہے جائز مشاع کا اجارہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک مگر یہ کہ وہ شریک میں سے ہو اور صاحبین فرماتے ہیں کہ مشاع کا اجارہ جائز ہے

تشریح: یہ نہیں کرنا۔ اسے چھوڑ دیں:

یعنی زیادہ کمائی کرنے والے شخص کو بطور اجارہ رکھنے میں امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف ہے امام صاحب فرماتے ہیں کہ زیادہ کمائی کرنے والے کا اجارہ صرف شریک کی صورت میں درست ہو سکتا ہے ورنہ نہیں جبکہ صاحبین کا موقف ہے کہ مطلقاً اس کا اجارہ جائز ہے

جز (ج) دلائل مذکورہ مسئلہ میں امام صاحب اور صاحبین کے:

امام صاحب کی دلیل: اجیر کی محنت ہے کہ اس کی محنت و مشقت کے نتیجے میں جو منافع حاصل ہوئے ہوں اس میں اس کا بھی حصہ ہونا چاہیے

صاحبین کی دلیل: عام معاملات کی طرح وہ تعیین میں اجارہ کی بات ہو جائے تو ایک جز [illegible]

سوال نمبر 2

جز (الف)

ناجائز کاروبار کرنے والی کمپنیوں میں ملازمت:

ایسی کمپنیوں میں

ملازمت نہ کرنا ہی بہتر ہے کیونکہ آج کل دھوکہ عام ہے اور سود بھی عام ہے اس لیے ایسی کمپنیاں جو ناجائز منافع کماتی ہیں وہ عموماً سود پر مبنی بینکوں میں دھوکہ فراڈ لگی ہوتی ہیں اسی لیے ملازمت نہ کرنا ہی بہتر ہے

جز (ب)

رب المال اور مضارب کے مابین اختلاف کی صورتیں:

رب المال سے مراد مالک رقم ہے اور مضارب سے مراد وہ شخص ہے جس کو کاروبار کرنے کے لیے رقم دی جائے اس نے کاروبار شروع کر دیا

دونوں کے درمیان اختلاف کی صورت:

پیدا ہو جاتی ہے

مثلاً مالک کہتا ہے میں نے تجھے دو لاکھ روپے دیے اور مضارب کہتا ہے کہ کم دیے ہیں تو اس صورت میں رب المال دلیل پیش کرے گا اور اگر وہ دلیل نہ دے تو پھر مضارب چونکہ منکر ہے لہذا وہ قسم اٹھائے گا

کیونکہ مشہور قاعدہ ہے:

البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر

علی الاطلاق کوئی فیصلہ نہیں ہوتا ہے چند جزئیات بیان کر کے بیان کیا گیا ہے کہ کس کا قول معتبر ہوگا

رب المال کا قول معتبر ① اگر مقدار نفع میں اختلاف ہو تو رب المال کی بات تسلیم کی جائے گی ② رب المال کا دعویٰ ہے کہ [illegible] تجارت کرے گا مضارب کہتا ہے [illegible] تو بات رب المال کی مانی جائے گی.

مضارب کا قول معتبر ① اگر مضارب کہے کہ [illegible] تو مضارب کی بات مانی جائے گی

② اگر مضارب کہے جو پیسے آپ نے دیے تھے وہ قرض تھا رب المال کہے وہ مضاربت یا امانت کے لیے تھے تو رب المال کی بات مانی جائے گی

③ اگر رب المال کہے [illegible] تو بات مضارب کی مانی جائے گی

پرچہ ہدایہ شریف فقہ ۲۰۲۱

سوال نمبر ۲

جز ۲

ترجمہ عبارت:

سود حرام ہے ہر اس مکیلی اور وزنی شی میں جب ہم جنس کے ساتھ بیچی جائے زیادتی کی صورت میں اور جب دونوں وصفیں ختم ہو جائیں یعنی جنس اور وہ معنی جو جنس کے ساتھ ملایا گیا (یعنی وزن) تو زیادتی اور ادھار جائز ہے

مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

جب جنس ختم ہو گئی کیل، وزن بھی ختم ہو گیا

مثلاً گدھے کی گدھے کے ساتھ بیع تو اس صورت میں جنسیت ہے لیکن کیل وزن ختم ہے اور اگر بیع کی گئی گدھے کی انڈوں کے ساتھ یا گدھے کی گھوڑوں کے ساتھ تو اب جنس بھی ختم ہے اور کیل وزن بھی ختم ہے۔ لہذا اس صورت میں زیادتی جائز ہے کہ ایک گدھے کے بدلے دو گدھے۔

جز ۳

ربا کا لغوی معنی: مطلق زیادتی

اصطلاحی معنی: بفضل مال لا یقابلہ عوض فی معاوضۃ مال بمال

جز ب: مال کا مال کے ساتھ تبادلہ کی صورت میں زائد مال جس کے مقابلے میں کچھ نہ ہو

احناف کے نزدیک علت ربا

ہم جنس ہونا، کیلی وزنی ہونا ہے

امام شافعی کے نزدیک علت ربا

ان کے نزدیک علت ربا ثمن اور طعام ہونا ہے

لہذا جو طعام و ثمن نہ ہو اس میں زیادتی جائز ہے۔

Scanned by CamScanner

با

بیع کا لغوی معنی: خرید و فروخت

اصطلاحی معنی: مبادلۃ المال بالمال بالتراضی

ایجاب کا لغوی معنی: واجب کرنا

اصطلاحی معنی: ایجاب اس لفظ کو کہتے ہیں جو [illegible] دو خریداروں میں سے کوئی پہلے بولے چاہے وہ قبول میں کیوں نہ ہو

قبول کا لغوی معنی: قبول کرنا

اصطلاحی معنی: قبول اس لفظ کو کہتے ہیں جو بعد میں بولا جائے چاہے وہ ایجاب میں کیوں نہ ہو

جز ب

باعتبار مبیع بیع کی اقسام: چار قسمیں ہیں

مقایضہ: سامان سامان کے بدلے بیچنا

بیع: سامان کی ثمن کے بدلے بیع

صرف: ثمن کی ثمن کے بدلے بیع

سلم: قرضے کی معین شرط کے ساتھ بیع کرنا

بعض نے ما مبیع کے لحاظ سے بیع کی دو سے زائد قسمیں ہیں۔

جز ج ایجاب کا حکم ملزم و الاختیار:

تین دن تک رہتا ہے۔

اس کا نام: خیار قبول ہے۔

سوال نمبر 2

جز (ا) بیع آجل بعاجل۔ جو چیز بعد میں لی جائے اس کی قیمت پہلے دینا یعنی ثمن پہلے دے دی

بیع سلم: ایسا عقد جس میں ثمن پہلے ہو اور مبیع بعد میں

شرائط: 1 جنس معلوم ہو مثلاً گندم 2 نوع معلوم ہو مثلاً گندم کی کونسی قسم ہو

3 صفت معلوم ہو اعلیٰ درجہ یا ادنیٰ 4 مقدار معلوم ہو 5 مدت معلوم ہو مثلاً دو مہینے

6 جو پیسے دیتے ہیں وہ بھی معلوم ہوں مثلاً ملکی کرنسی وغیرہ

7 سپردگی کی جگہ بھی معلوم ہو۔ مثلاً کس جگہ دینی ہے

Scanned by CamScanner

جز ب:

بیع سلم کے حکم پر شرعی نوٹ:

قیاس سے کرنا جائز نہیں ہے لیکن عرف اور
سنت نے اسکو جائز کہا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا ایھا الذین آمنوا اذا تداینتم ۔ الآیۃ
اور کئی حدیثوں نے اسکو جائز کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں آئے مدینے
والے یہ بیع کثرت سے کرتے تھے آپ نے انہیں منع نہیں فرمایا لہٰذا اسی بیع کو تمام
فقہاء نے جائز کہا:

یا

جز (ا)

شرائط شہادت:

① کامل عقل ② ضبط ③ ولایت ④ مدعی مدعی علیہ میں فرق ہونا
⑤ مسلمان ہونا اگر مدعی علیہ مسلمان ہو.

جز (ب) مراتب شہادت و نصاب:

① زنا کے اندر شہادت میں چار آدمی ہونے چاہییں
② زنا میں عورتوں کی گواہی قبول نہیں
③ زنا کے علاوہ باقی حدود میں دو آدمیوں کی گواہی قبول ہے۔
④ ان تین صورتوں کے علاوہ حقوق میں دو آدمی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی قبول ہے۔
⑤ بچے جننا، باکرہ ہونا، عورتوں کے اندر عیب جو پوشیدہ ہوتا ہے ان پر عموماً مردوں کی اطلاع مشکل ہے
وہاں ایک عورت کی گواہی قبول ہے۔

سوال نمبر 3

جز ا: اجارہ کا لغوی معنی: اجرت

اصطلاحی معنی: کسی شخص کا اپنے نفع کو کسی عوض کے بدلے دوسرے شخص کو مالک بنا دینا۔

جز ب:

صحت اجارہ کی شرائط:

1 وجودی 2 عدمی

وجودی شرائط وغیرہ

1 عاقل ہونا 2 ملک و ولایت حاصل کرنا

3 اجارہ کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ 4 اجرت معلوم ہو

5 منفعت معلوم ہو 6 جہاں اجارہ کا تعلق وقت سے ہو وہاں مدت بیان کرنا

7 جانور کرایہ پر لیا تو اس میں وقت یا جگہ بیان کرنا۔

8 منفعت مقصود ہو۔ 9 اجارہ میں کوئی شرط ایسی نہ ہو جو عقد اجارہ کے خلاف ہو

جز ج:

اجیر مشترک: جو کئی مالکوں میں مشترک ہو یعنی جیسے دھوبی وغیرہ ایک مزدور کہ جو زیادہ لوگوں کا کام کریگا۔

اجیر خاص: وہ شخص جو ایک ہی شخص کا پابند رہے جیسے دیہاڑی پر مزدوری کرنا

یا

جز (i)

غصب کا لغوی معنی: چھین لینا

اصطلاحی معنی: مال متقوم محترم سے مالک کی اجازت کے بغیر ناجائز قبضہ کر لینا

جز (ii) مغصوبہ شئی ہلاک ہو جائے تو کیا حکم ہے۔

ضمان دینی پڑے گی

اگر مثلی ہو تو مثل دیگا۔

جز (iii): اگر [illegible] مثلی نہ ہو تو قیمت دے گا

پرچہ ہدایہ شریف سال ۲۰۲۱ [illegible]

سوال نمبر ۲

جز الف: ومن باع صبرة طعام كل قفيز بدرهم جاز البيع ۔۔۔

مذکورہ عبارت کی تشریح:

جس نے طعام کا ڈھیر بیچا ہر قفیز ایک درہم کے بدلے صرف ایک قفیز میں بیع جائز ہوگی یہ امام صاحب کا مذہب ہے ہاں اگر تمام قفیز وں کو متعین کر دیا مثلاً یوں کہا یہ ڈھیر ۱۰۰ یا ۲ قفیز ہیں اور ہر قفیز ایک درہم کا ہے ۔ صاحبین فرماتے ہیں تمام قفیز متعین کرے یا نہ کرے تمام صورتوں میں جائز ہے۔

امام صاحب کی دلیل:

بیع تمام قفیزوں کی نہیں ہو سکتی اس لیے کہ وہ غیر متعین ہیں لہٰذا پہلا قفیز تک محدود رہے گی

صاحبین کی دلیل:

یہ ایسی جہالت ہے جبکہ وہ دور کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں اور ایسی جہالت جو بیع سے مانع نہیں ہوتی۔

جز ب:

بیع مرابحہ: لغوی معنی: دو آدمیوں کا اپنے درمیان نفع لینا دینا

نقل ما ملكه بالعقد الاول بالثمن الاول مع زيادة ربح: جس چیز کا پہلے عقد پہلے ثمن کے ذریعہ مالک بنا اسکو نفع کے ساتھ بیچنا

بیع تولیہ: لغوی معنی: کسی چیز کا والی اور مالک بنانا

نقل ما ملكه بالعقد الاول بالثمن الاول من غير زيادة ربح ۔ پہلے ثمن کے ساتھ جو خریدا اسی ثمن میں بغیر نفع کمائے بیچنا

جیسے ہونے کے لیے شرائط:

جس چیز کے بدلے بیچا ہے وہ مثلی ہو مثلاً کیلی ہو یا وزنی ہو اور عددی ہو تو اگر وہ مثلی نہ ہوں تو نہ مرابحہ جائز ہے اور نہ ہی تولیہ جائز ہے۔

[illegible]

جز 2:

خیار رویت جس کو حاصل ہوتا ہے:

خیار رویت صرف مشتری کو ہوتا

ہے بائع کو نہیں

دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: من اشتری شیئا لم یرہ فلہ الخیار

سوال نمبر 2

بیع اللبن فی الضرع:

تھنوں میں دودھ کی بیع جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں

دھوکے کا امکان ہے ممکن ہے جانور پھولی ہوئی ہو دودھ ہو ہی نہ

بیع الصوف علی ظہر الغنم:

بکریوں کی پشت پر جو اون ہے اسکو کاٹے بغیر

بیچنا جائز نہیں ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اون جو ان کے اوصاف میں سے ہے تو یہ مال متقوم

نہیں اس لیے کہ اون اصل سے لگی ہے تو یہ بیع میں داخل نہیں ہے

بیع لبن امراۃ فی قدح:

عورت کا دودھ کسی پیالے میں ڈال کر بیچنا

جائز نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ انسان کی جز ہے اور انسان بمع تمام اجزاء کے

محترم ہے

بیع الطیر فی الھواء:

ہوا میں اڑتے ہوئے پرندے کی بیع جائز نہیں ہے:

اس لیے کہ اسکو سپرد کرنا مشتری کو ناممکن ہے

بیع شعر الخنزیر:

خنزیر کے بالوں کی بیع ناجائز ہے۔ اس لیے کہ وہ نجس العین ہے

بیع شعر الانسان والانتفاع بہ: انسان کے بالوں کو بیچنا اور اس سے فائدہ اٹھانا

دونوں ناجائز ہیں کیونکہ وہ محترم ہیں۔

Scanned by CamScanner

سوال نمبر 3

جز (الف)

عہدہ قضا کے لیے خود کو پیش کرنا یا عہدہ کا مطالبہ کرنا

کا مطالبہ کرنا مقصود

اگر قضا کے لیے موزوں [illegible]

[illegible] کر سکتا ہے اور دنیاوی شہرت نہیں تو عہدہ قضا کے لیے خود کو پیش کر سکتا ہے

جز ب:

قاضی کا تحائف لینا:

عہدہ قضا پر آنے سے پہلے جو قاضی کو تحائف ملتے تھے وہ لے سکتا ہے اور جو پہلے نہیں ملتے تھے ان کو نہیں لے سکتا۔

دلیل: اس لیے کہ اس میں رشوت کا امکان ہے اور اس عہدہ پر بیٹھنے کی وجہ سے تحفے کا ملنا اور انکو حاصل کرنے کا امکان ہے۔

جز ج:

کسی شخص کی غیر موجودگی میں قاضی کا فیصلہ کرنا:

قاضی اس شخص کی غیر موجودگی میں فیصلہ کر سکتا ہے۔ قضاء علی الغیب اگر ایسی موجودگی میں ہو جو کہ حضور ممکن ہو تو فیصلہ کر سکتا ہے

سوال نمبر 4 (الف) مشروعیت کی حاجت: کچھ لوگوں کے پاس پیسہ ہوتا ہے لیکن تجارت کا تجربہ نہیں ہوتا کچھ کے پاس پیسہ نہیں ہوتا لیکن وہ تجارت میں خوب تجربہ رکھتے ہیں تو ان دونوں کی اپنی اپنی مجبوریاں ہیں شریعت نے اس مجبوری کو سامنے رکھتے ہوئے عقد مضاربت کو جائز کیا تاکہ جس کے پاس پیسہ ہے تجربہ نہیں وہ دوسرے کو پیسہ دے کر خود فائدہ اٹھائے دوسرے کو بھی فائدہ پہنچائے اور جسکو تجربہ ہے لیکن اس کے پاس پیسہ نہیں وہ دوسرے کے پیسے سے تجارت کر کے اسکو مالی نقصان سے بچائے اور فائدہ دے اور خود بھی فائدہ حاصل کرے اور اس عقد کی مشروعیت میں نبی پاک کی یہ حدیث خیرکم من ینفع الناس کی جھلک واضح ہوتی ہے کہ مضارب [illegible] کرے اور رب المال مضارب کو فائدہ بھی پہنچ رہا ہے اور نقصان سے بھی بچا رہا ہے۔

انہی حکمتوں کے تحت اس عقد کو جائز رکھا گیا

مالِ مضاربت کیا ہے؟

مال مضاربت جو مضارب کی طرف سونپا جاتا ہے

وہ مال مضارب کے پاس بطور امانت ہوتا ہے وہ مال کسی کا ادھار لیا ہوتا

ہو یا مضارب اس مال پر بحیثیت وکیل، جب نفع ہو گا تو مضارب اس نفع

میں شریک ہو گا لہٰذا وہ نفع میں شریک ہو گا۔

جزو ب:

مضاربت مطلقہ میں مضارب جو کام کر سکتا ہے:

جو قاضی کام کر سکتا ہے وہ یہ ہیں:

1 سامان بیچے 2 سامان خرید کرے 3 وکیل بنائے 4 سفر کرے

5 بطور معاون شریک بنائے 6 مال کو امانت رکھے

جزو ج:

ولا تجوز الھبۃ فیما یقسم...

مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

منقسم چیزوں میں ہبہ ناجائز ہے مگر جب وہ الگ کی ہو

اور اس کے ساتھ کسی کا حق متعلق نہ ہو اور تقسیم کو قبول کرے، مشترک چیز کا

جبکہ وہ تقسیم نہ ہو سکتی ہو جائز ہے۔ ہبہ

احناف کا مذہب:

ناقابلِ تقسیم چیزوں میں جائز ہے، یا اگر ان میں

تقسیم ہونے کی صلاحیت ہو تو بھی درست ہے۔

دلیل: ہمارے نزدیک ہبہ میں مقصود قبضہ ہوتا ہے اور ایسا قبضہ ہونا

چاہیے جو کامل ہو، مشترک چیز پر کامل قبضہ نہیں ہوتا

امام شافعی:

منقسم چیز میں ھبہ جائز ہے اگرچہ الگ نہ ہوا ہو اور ایسے ہی مشترک کا ھبہ جائز ہے

دلیل:

ھبہ ایسا عقد ہے جس سے دوسرے کو مالک بنایا جاتا ہے لہٰذا یہ مشترک کی چیزوں میں چلے گا اور جائز ہوگا جیسے کہ بیع جائز ہوتی ہے۔

سوال نمبر 2

جزء الف:

ترجمہ عبارت:

اجارہ ایسا عقد ہے جو منافع پر واقع ہوتا ہے اور اسکا عوض دیا جاتا ہے کیونکہ لغت میں اجارہ منافع کو بیچنا ہے جبکہ قیاس اس کے جائز ہونے کا انکار کرتا ہے

جزء (ب) عدم جواز: اجارہ میں منافع استعمال ہوتے ہیں مثلاً مزدور اپنی طاقت خرچ کرکے استعمال کرکے کام کرتا ہے اور منافع معدوم ہوتے ہیں اور اجرت کا اصول ہے کہ یہ موجود چیز پر لی جاتی ہے اس قیاس کو مدنظر رکھیں تو اجارہ ناجائز ہونا چاہیے تھا لیکن نبی پاک کے دور سے آج تک اسکی شدید ترین ضرورت پڑی اور پیغمبران کرام نے بھی اس پر عمل فرمایا حضرت شعیب نے جناب موسیٰ سے کہا (انی ارید ان انکحک احدی ابنتی ... الآیۃ) اور جناب موسیٰ نے 10 سال انکی بکریاں چرائیں نبی پاک بھی مکہ میں اونٹ، بکریاں چرایا کرتے تھے اور ہر نبی نے بکریاں چرائیں اور ان کا چرانا اجارہ ہی ہے تو پیغمبران کرام کا اسکو اختیار کرنا اور پھر صحابہ اور علماء کا تعامل جو شریعت پیش کرتی ہے وہ بھی اجارہ کو ثابت کرتا ہے کہ ان دلائل اور تعامل کو حاصل کرنے کے لیے قیاس کی پرواہ کیے بغیر اجارہ کو جائز رکھا گیا ویسے بھی مشاہدہ ہے کہ اگر اجارہ ناجائز کر دیا جائے تو دنیا کا نظام خراب ہو جائے گا کیونکہ اس دنیا میں کام کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور جو کام بھی ہوتا ہے وہ عموماً اجرت کی صورت میں ہوتا ہے مثلاً ملازمت، ڈرائیونگ، فیس وغیرہ ان سب میں منافع ہی خرچ ہوتے ہیں۔

جزء (ج) اجارہ فاسدہ میں اجرت: مثل واجب ہے اور مقررہ سے کمی ہو

وہ مثل متعین مقدار سے زیادہ نہ ہو۔

جزء (د)

غصب کا حکم:

مغصوبہ چیز اگر غاصب کے ہاتھ میں ہلاک ہو جائے تو اس پر اسکی مثل لوٹانا واجب ہے اگر وہ چیز مثلی نہ ہو تو پھر اسکی قیمت واجب ہے

اور غاصب پر عین مغصوبہ کو واپس کرنا ضروری ہے۔

پرچہ حدیث شریف ضمنی 2017ء

سوال نمبر 1

جز الف:

ترجمہ عبارت:

(امام صاحب) (دلیل) فسخ کرنے میں دوسرے کے حق کو باطل کرنا ہے اس لیے فسخ جائز نہیں ہوگا۔
جب ایجاب و قبول حاصل ہو جائے تو بیع پکی ہو جائے گی
اور کسی کو اختیار نہیں ہوگا صرف عیب کی صورت میں یا مبیع نہ دیکھنے کی صورت میں

جز ب: (امام شافعی) دونوں کو مجلس سے اٹھنے تک خیار مجلس ثابت ہوگا (دلیل) المتبایعان بالخیار مالم یتفرقا

خیار کی اقسام:

خیار تین طرح کے ہوتے ہیں

1 خیار شرط 2 خیار عیب 3 خیار رؤیت

خیار کی مدت:

ہر خیار کی مدت تین دن ہیں۔

صاحب الخیار:

1 خیار شرط بائع اور مشتری دونوں کو ہوتا ہے۔

2 خیار عیب: مشتری کو ہوتا ہے۔

3 خیار رؤیت: مشتری کو ہوتا ہے

اختلاف:

یہ سوال پرچہ 2015 سوال نمبر 1 جز ج میں گزر چکا ہے۔

سوال نمبر 2

مشروعیت مضاربت کی وجہ:

یہ سوال پرچہ 2016 سوال نمبر 4 جز الف میں گزر چکا ہے

مضاربت میں خاص شہر اور خاص کاروبار کی قید لگانا:

اگر قید لگائی گئی تو یہ جائز ہے
مضارب کو اس کی پابندی کرنا پڑے گی اس لیے کہ نفع حاصل کرنے میں ہر شہر کا اپنا
حصہ ہوتا ہے کہ جس شہر کی قید لگائی گئی اس میں نفع وغیرہ زیادہ حاصل ہوتا ہو

پہنچی ہے صحیح قاضی کو والی بنانا دوسرا قاضی بنانا، یہاں تک کہ والی بنانے پہنچے

17

~~دو قاضی ... مسائل ... جواب~~

جز الف:

ولایت قضا کی صحت کی شرائط

چار شرائط ہیں۔

1 عقل مند ہونا 2 بالغ ہونا 3 مسلمان ہونا 4 آزاد ہونا

وجہ: چونکہ قاضی ایک قسم کا والی ہوتا ہے۔ قضا جو ہے گواہی سے حاصل ہوتی ہے اور اسکی بنیاد گواہی بنائی جاتی ہے۔ لہٰذا جو شرائط شہادت میں ضروری ہیں وہ قضا میں بھی ضروری ہیں۔

مختلف فیہ شرائط میں ائمہ مجتہدین کا اختلاف:

احناف کا مذہب:

دلیل

فاسق قضا کا اہل ہے۔ ہمارے نزدیک جاہل کو قاضی بنانا جائز ہے

شوافع کا مذہب:

دلیل

فاسق قضا کا اہل نہیں ہے۔ جاہل کو قاضی بنانا جائز نہیں

جز: ب:

خط کی قبولیت کی شرائط:

1 اس خط کا تعلق حقوق سے ہو۔ مثلاً طلاق و نکاح وغیرہ

2 قاضی کے سامنے جو کچھ اس کے اندر ہے اس پر گواہی دی گئی ہو

3 قاضی خود یا اپنے نائب سے وہ لکھوائے گواہی بھی ہو کہ یہ خط فلاں فلاں نے گواہی دی ہے اور انہی گواہوں پر فیصلہ ہوا۔

4 اگر دوسرا قاضی اس گواہوں کے بغیر قبول نہیں کریگا

5 ایسے ہی اگر مدعی علیہ موجود ہو تب بھی قبول کریگا

6 اس خط پر قاضی کی مہر وغیرہ ہو اور باقاعدہ ثابت ہو کہ فلاں قاضی کی طرف سے تیرے پاس آیا وغیرہ وغیرہ

Scanned by CamScanner

سوال نمبر ۶

جز الف:

یہ سوال پرچہ 2017 سوال نمبر ۶ جز (ج) میں گزر چکا ہے۔

جز ب:

ہبہ کی معنی و اہمیت پر نوٹ:

ہبہ کا مطلب ہوتا ہے کسی کو تحفہ یا گفٹ دینا رب ذوالجلال کی تقسیم (کہ بعض کو غریب بنایا بعض کو امیر) نے انسانوں کو پابند کیا کہ دولت مند اپنی دولت سے غریبوں، مسکینوں، خصوصاً نادار دوستوں کا حق نکالے بسا اوقات ایسا کرنا غریب پر بھاری ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی خودداری قائم رکھتے ہوئے صدقہ و زکوٰۃ لینے سے اجتناب کرتے ہیں شریعت نے اس کے لیے متبادل راستہ ایک صورت رکھی وہ ہبہ ہے ہبہ کے اندر عموماً صدقہ خیرات کا پہلو نہیں ہوتا اور بسا اوقات تحفے و تحائف کی صورت میں رکھ کر دیا جاتا ہے اور اس میں بسا اوقات دینے والا اپنی برتری اور لینے والا احساس کمتری کا شکار نہیں ہوتا ان خوبیوں کو سامنے رکھتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہادوا تحابوا ایک دوسرے کو تحفہ دو تاکہ باہمی محبت میں اضافہ ہو۔ بزرگوں نے واضح کیا کہ جہاں دو مسلمانوں میں نفرت ہو یا نفرت پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو وہ اپنے درمیان ہبہ کا سلسلہ شروع کر دیں۔ جس سے وہ نفرت ختم ہو جائے گی اور اس کے راستے بند ہو جائیں گے۔

پرچہ ہدایہ شریف ثانیہ سالانہ 2016

سوال نمبر 1

جز (1)

ترجمہ عبارت:

جس نے کھجور یا درخت کو بیچا جس میں پھل ہو تو پھل بائع کے ہوں گے ہاں اگر مشتری شرط لگا دے

تشریح:

ایک آدمی نے کھجور یا کوئی پھل دار درخت خریدا جبکہ پھل لگا ہوا تھا اگر پھل وغیرہ کا ذکر نہیں ہوا تو ایسی صورت میں بیع صرف درخت کی ہوگی اور اگر پھل کا ذکر بھی ہوا تو پھر پھل بیع میں شامل ہوں گے

جز (2)

مذکورہ مسئلہ کے جواز پر عقلی و نقلی دلیل:

عقلی دلیل:

پھل اگرچہ پیدائش کے لحاظ سے درخت کا جز ہے لیکن مقصود اسکو درخت سے کاٹنا اور الگ کرنا ہوتا ہے درخت کے ساتھ ہمیشہ نہیں رہتا اس لیے جدا سمجھا جائے گا اگر ذکر ہوا تو شامل ہوگا

نقلی دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے درخت یا زمین خریدی جس میں کھجور پہلے تھی تو پھل بائع کا ہوگا

سوال نمبر 2

جز (1)

عبارت کی تشریح:

خیار شرط جائز ہے بیع کے اندر دونوں کے لیے اور دونوں کو خیار ہوگا تین دن یا زیادہ کا

Scanned by CamScanner

دھوکا میں توازن صحیح نہ ہونے کی وجہ سے

بیع کی اسکو اختیار رکھا کہ مجھے سوچنے کا موقع دیا جائے اور یہ سوچنے کا موقع دینا دو طرح کا از روئے شرع جائز ہے اور اسکا منشا اصل حبان بن منقذ کی حدیث ہے کہ ان کو خرید و فروخت میں دھوکہ ہوتا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی سے بیع دین کرو تو یہ کہہ دیا کرو کہ دھوکہ نہ ہو اور مجھے تین دن تک اختیار ہوگا

جز ۱۲

خیار شرط کی مدت میں اختلاف ائمہ:

امام صاحب:

امام صاحب کے نزدیک زیادہ مدت خیار دو دن ہے اس سے زیادہ جائز نہیں امام زفر امام شافعی کا مذہب یہی ہے۔

دلیل:

خیار شرط عقد کے تقاضے کے خلاف ہے کیونکہ عقد کا مقتضی لزوم ہے لیکن ہم نے اسکو حدیث کی وجہ سے جائز قرار دیا ہے حقیقت یہ عقد کے خلاف ہے لہذا اسی صورت پر عمل ہوگا جو حدیث کا منشا موجود ہے اور وہ تین دن ہے

صاحبین:

خیار شرط کی مدت تین دن سے زائد بھی ہو سکتی ہے

دلیل:

حضرت عبداللہ بن عمر نے دو مہینوں تک اختیار کو جائز رکھا۔

سوال نمبر 3

جز ۱ ترجمہ عبارت:

جس نے ایسی شئی خریدی جو نقل کی جاتی ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ پھیری جاتی ہے تو مبادلہ اسکی بیع جائز نہیں ہے حتی کہ مشتری قبضہ کرلے

مطلب:

ایک شئی خریدنا جو اس کو مشتری اس وقت بیچ سکتا ہے

جب اس پر قبضہ کرے

قبضہ کی کئی صورتیں ہیں۔

1 دوبارہ تول لے (اگر وزنی ہے) ناپ کرے (اگر ہے) اس میں کوئی تصرف کرے مثلاً کچھ فقیر کو دیدے

(2) بیچ والی جگہ سے دوسری جگہ لے جائے وغیرہ (نکلی ہو)

مذکورہ مسئلہ کے ثبوت کے دلائل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس

چیز کو بیچنے سے جس پر قبضہ نہ ہوا ہو۔

جز (2)

(جواز و عدم جواز کے)

بیع العقار قبل القبض کے بارے اختلاف ائمہ:

شیخین کا مذہب:

غیر منقول شئی جیسے (زمین، گھر اور درخت)

ان کی بیع قبل القبض جائز ہے۔

امام محمد کا مذہب:

غیر منقول شئی کی بیع قبل القبض جائز نہیں۔

دلیل:

یہ (حدیث) ہے (نهى عن بيع ما لم يقبض) اور یہ مطلق ہے لہٰذا عقار

غیر عقار دونوں کو شامل ہے

شیخین کی دلیل:

بیع کا رکن ایسے شخصوں سے صادر ہوا جو بیچنے کا اہل ہیں

دوسری بات یہ ہے کہ اس میں کوئی دھوکہ بھی نہیں ہے کیونکہ عقار کا ہلاک ہونا

نادر ہے بخلاف منقول چیزوں کے کہ ان کا ہلاک ہونا نادر نہیں

اس لئے دونوں میں فرق واضح ہو گیا۔

سوال نمبر ۲

بیع ضربۃ القانص:

جال لگانے سے جتنی مچھلیاں جال میں آئیں گی انکو بیچ دینا

حکم: ناجائز ہے۔

علت: منع اس لیے کہ ممکن ہے ایک بھی نہ آئے۔

بیع النحل:

شہد کی مکھیوں کی بیع

یہ بیع ناجائز ہے اس لیے کہ مکھیوں پر قبضہ مشکل ہے۔

بیع القز:

ریشم پیدا کرنے والے کیڑے کی بیع

یہ بیع ناجائز ہے اس لیے کہ یہ موذی جانوروں میں شمار ہوتا ہے
جن کی بیع سے منع کیا گیا ہے۔

بیع عظام المیتۃ:

مردار کی ہڈیاں بیچنا

یہ جائز ہے بیچ سکتے ہیں۔ کیونکہ ہڈی میں موت اثر نہیں کرتی کیونکہ اس
میں حیات نہیں ہوتی لہذا یہ پاک ہے تو اس کی بیع بھی جائز ہے۔

Scanned by CamScanner

پرچہ ہدایہ شریف فقہ 2016

سوال نمبر 2

جز (1)

ترجمہ عبارت:

بیع منعقد ہوتی ہے ایجاب اور قبول کے ساتھ جب وہ دونوں ماضی کے لفظوں کے ساتھ ہوں مثلاً ایک کہے بعت دوسرا کہے اشتریت

بیع کا لغوی معنی: بیچنا

اصطلاحی معنی: مبادلۃ المال بالمال بالتراضی

جز (2)

بیع کا رکن: ایجاب و قبول

بیع کا حکم: ایک کی ملک سے نکل کر دوسرے کی ملک میں آ جانا

شرائط:

1 وہ عاقل ہوں 2 بالغ ہوں

3 اسکے تصرف پر کوئی پابندی بھی نہ ہو

مثلاً ایک

مبیع کے اعتبار سے بیع کی اقسام:

چار قسمیں ہیں۔

بیع مقایضہ: سامان کی سامان کے ساتھ بیع کرنا

بیع مطلق: سامان کی ثمن کے ساتھ بیع کرنا

بیع صرف: ثمن کی ثمن کے ساتھ بیع کرنا

بیع سلم: دین کی بیع عین کے ساتھ بیچنا

بعض نے کہا اسکی 20 یا اس سے زائد قسمیں ہیں

سوال نمبر 2

جزو (۱)

ترجمہ عبارت:

اور جب حکم دے مسلمان نصرانی کو شراب خریدنے یا بیچنے کا تو اس نے اس طرح کیا تو امام صاحب کے نزدیک جائز ہے۔

تشریح:

جب مسلمان نصرانی کو حکم دے کہ وہ شراب بیچے یا خریدے اور اس نصرانی نے بیچی یا خریدی تو یہ جائز ہے یعنی بیچ کر پیسے مسلمان کو دے تو بیچے مسلمان کا ہے اور خریدے بھی مسلمان کی

جزو (۲)

مسئلہ مذکورہ میں اختلاف ائمہ:

امام صاحب کا مذہب:

جائز ہے

صاحبین کا مذہب:

یہ ناجائز ہے

دلیل صاحبین

جب موکل خود یہ کام نہیں کر سکتا تو وکیل بھی نہیں بنا سکتا

امام صاحب کی دلیل:

عقد وکیل کر رہا ہے اور وہ اس کا اہل ہے لہذا جائز ہوگا باقی مسئلہ اگر موکل کی طرف جا رہا ہے تو یہ غیر اختیاری شئی ہے کیونکہ بسا اوقات انسان کسی چیز کا مالک بلا اختیار بن جاتا ہے جیسے وراثت وغیرہ

سوال نمبر 3

جز ١

ترجمہ عبارت

اور لائق ہے کہ امامت و ولایت کا مطالبہ نہ کرے اور اسکا سوال بھی نہ کرے۔

وضاحت:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امارت کا سوال نہ کرو اگر تجھے سوال کرنے پر دی گئی تو تیرے حوالے کی جائے گی یعنی مدد نہیں کی جائے گی اور اگر بغیر سوال کے دی گئی تو تیری مدد ہوگی۔

جز ٢

مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

اگر قاضی نے مجتہد فیہ مسئلہ میں اپنے مذہب کو بھول کر دوسرے مذہب کا فیصلہ کیا تو اسکا فیصلہ نافذ ہو جائے گا۔

امام صاحب:

فیصلہ نافذ ہو جائے گا۔

دلیل:

اس کا یہ فیصلہ حقیقت میں خطا نہیں ہے کیونکہ یہ مجتہد فیہ مسئلہ ہے، یہ اجتہادی خطا ہے تو نافذ ہو جائے گا۔

صاحبین کا مذہب:

فیصلہ نافذ نہیں ہوگا۔

دلیل:

اس نے ایسا فیصلہ کیا ہے جو اسکے نزدیک غلط ہے لہٰذا جب یہ غلط ہے تو نافذ نہیں ہوگا اور فتویٰ بھی صاحبین کا

قول ہے

سوال نمبر ۲

جز (۱)

ترجمہ عبارت:

(تو جائز ہے)
اور جب عامل مر جائے مضاربت ملکو مضارب بائے
اس کو بیچ خریدے کھانے سو کرے تجارت کرے۔ امانت کے عقد کے معطل ہونے کی وجہ سے

جز (۲)

مسئلہ کی تشریح:

مضاربت کے مذکورہ کا جائز نہیں اس لیے کہ
عقد مضاربت سے مقصود نفع کمانا ہے (ہوتا) اور اس کا موت کر گئے بعد عامل اور
ورثہ نفع نہیں ہو سکتا ہے کا حصول نفع میں اہم کردار : اگر اکرتے ہیں
عقد مضاربت سے پہلے اس کی اجازت مل گئی

پیپر ۳ ھدایہ شریف سال اول ۲۰۲۲ء

سوال نمبر ۲

جز ۱

مذکورہ مسئلہ کی دلیل درج کرو فرمائیے:

اور نہیں ہے جائز کہ

بیچے پھل اور ان میں سے معلوم وزن کا استثناء کرے

دلیل:

استثناء کرنے کے بعد جو باقی رہتا ہے وہ مجہول ہے اور مجہول شئی کی بیع جائز نہیں۔

امام مالک:

استثناء کے باوجود بیع جائز ہے۔

دلیل:

جس طرح باغ کی بیع میں معین درختوں کا استثناء کرنا جائز ہے اسی طرح یہاں بھی جائز ہے۔

جز ۲

مذکورہ مسئلہ میں اختلاف ائمہ:

گندم کی بیع اسکی بالیوں میں جائز ہے اور لوبیا کے دانوں کی بیع اسکے چھلکے کے اندر بھی جائز ہے ایسے ہی تل اور چاول کی بیع چھلکوں میں جائز ہے۔

امام شافعی: ناجائز ہے

دلیل: جس شئی پر عقد ہوا وہ چھپی ہوئی ہے اور اسی پر ایسی چیز کا بیع جس میں کوئی نفع نہیں

پردہ

ہماری دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور کی بیع سے پکنے سے پہلے

اور بالیوں میں جو گندم ہے سخت ہونا سے پہلے۔ آفت وغیرہ سے محفوظ ہونے سے پہلے

لہذا یہ درخت ہیں جن سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے تو جو بیع ہے اس میں کوئی قباحت نہیں

اخروٹ بادام لیتے:

ان کا حکم بھی یہی ہے

امام شافعی کے نزدیک ان کی بیع چھلکے میں جائز نہیں ہے جبکہ ہمارے نزدیک جائز ہے۔

سوال نمبر 2

جز (۱)

مذکورہ مسئلہ میں اختلاف ائمہ مع دلائل:

جب وہ آدمی مر جائے جس کے لیے اختیار تھا تو خیار باطل ہو جائے گا

اور ورثہ کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔

امام شافعی: اختیار ورثہ کی طرف منتقل ہوگا

دلیل: خیار ایک حق ہے جو بیع میں ثابت اور واقع ہے لہذا اس میں

وراثت چلے گی جس طرح خیار عیب میں وراثت چلتی ہے

ہماری دلیل: اسکیں

خیار ارادہ ایک ارادہ ہے جس میں انتقال نہیں ہوتا لہذا وراثت

جاری نہ ہوگی کیونکہ وراثت اس شے میں چلتی ہے جو انتقال کو قبول کرے

امام شافعی کی دلیل کا جواب:

امام شافعی کا خیار عیب میں اسکو خیار رویت پر قیاس کرنا درست نہیں

کیونکہ مورث بے عیب مبیع کا مستحق ہوا تھا لہذا وارث بھی

بے عیب ہی کا ہوگا لیکن خیار شرط میں وراثت جاری

نہیں ہوگی

نقصان وراثت چلتی ہے

جز نمبر

مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

جب دو آدمی کسی غلام کو خریدیں

اس شرط پر کہ انہیں اختیار ہوگا ان میں سے ایک نے غلام کو پسند کر لیا تو دوسرا اسے رد نہیں کر سکتا یہ امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے۔

دلیل:

مبیع بائع کی ملک سے بے عیب حالت میں نکل گیا اب اگر ایک کے پسند نہ کرنے کی وجہ سے اسے لوٹایا جائے تو یہ شرکت والے عیب کے ساتھ واپس ہوگا جبکہ بائع نے بے عیب دیا تھا

صاحبین کے نزدیک:

دوسرا اگر چاہے تو غلام واپس کر سکتا ہے۔

دلیل:

خیار دونوں میں سے ہر ایک کے لیے ثابت ہے۔ لہذا ایک کے ساتھ راضی ہونے سے دوسرے کا خیار ساقط نہ ہوگا۔ کیونکہ اس میں دوسرے کے حق کو باطل کرنا لازم آتا ہے

سوال نمبر 3

جز نمبر 1

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب تم میں کسی کو مالدار کے پیچھے لگایا جائے تو اسے پیچھے لگ جانا چاہیے۔

حوالہ کو قبول کرنا:

جو شخص کسی مالدار پر حوالہ قبول کرے اور وہ مالدار اپنا قرض ادا کر سکتا ہے اسے اپنے اوپر اعتماد ہے کہ اس کا حوالہ قبول کرنا بہتر اور اچھا ہے اور جو شخص یہ ذمہ داری پوری نہ کر سکے یا نبھا نہ سکتا ہو بہتر یہی ہے کہ وہ حوالہ اپنے اوپر قبول نہ کرے

دینا عزیمت ہے

تاہم اس عہدے کو چھوڑ [illegible] نہیں چاہئے کیونکہ احادیث مبارکہ

میں اس سے بچنے کی ترغیب دی

دلائل:

امام صاحب نے کوڑے کھائے لیکن عہدہ قضاء قبول نہ کیا اسی طرح

بہت سارے سلف صالحین تھے جن کو ابتلائیں جھیلیں لیکن عہدہ قضاء

قبول نہ کیا۔

جزء ۱۳ یہ جز چھوڑ دیں اہم نہیں:

ترجمہ عبارت:

وکالت سے عزل تب ثابت ہوگا جب وکیل کے سامنے

دو گواہ یا ایک عادل گواہ وکالت کے ختم کی گواہی دے

یہ امام صاحب کا مذہب ہے۔

صاحبین:

گواہی ضروری نہیں بلکہ جو بھی معزول کریگا معزول ہو جائیگا

دلیل: یہ ایک قسم کا معاملہ ہے اور معاملات میں ضرورۃً خبر واحد بھی قبول ہوتی ہے

لہٰذا وکیل کو کسی ذریعے سے اپنی معزولیت کا علم ہو گیا تو وکالت ختم ہو جائیگی

امام صاحب کی دلیل

یہ خبر ملزم ہے لہٰذا یہ من وجہ شہادت ہوگی لہٰذا شہادت

کی جزئیات میں سے ایک یعنی عدد یا عدالت مشروط ہے۔

سوال نمبر ۲

جزء ۱۱

ترجمہ عبارت: اگر موہوب لہٗ نے موہوب پر قبضہ کر لیا مجلس میں واہب کے حکم

کے بغیر تو یہ استحساناً جائز ہے اور اگر وہ اٹھ گیا جدا ہونے کے بعد قبضہ کیا

تو جائز نہیں ہے مگر اگر واہب نے اسے قبضہ کی اجازت دے دی تو پھر جائز ہے

قیاس کا تقاضہ یہ تھا کہ دونوں صورتوں میں جدائی یا جدائی کے بغیر ہبہ جائز

نہیں ہونا چاہیے امام شافعیؒ کا قول بھی یہی ہے۔

Scanned by CamScanner

جزئیہ ہبہ پر احادیث مبارکہ

1. نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ اور ہبہ دیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے

2. ایک دوسرے کو ہبہ کیا کرو اس سے نفرت ختم ہوتی ہے اور دل میں محبت بڑھتی ہے۔

3. نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہدیہ دیا کرو اس سے دل کا کینہ ختم ہوتا ہے

جزئیات

مذکورہ مسئلہ میں احناف و شوافع کے دلائل:

امام شافعی:

مذکورہ مسئلہ میں عدم جواز کے قائل ہیں

دلیل:

قبضہ کا مطلب ہے واہب کی ملک میں تصرف کرنا جبکہ تصرف اس کی اجازت کے بغیر درست نہیں ہے لہذا قبضہ بھی درست نہیں ہوگا

امام صاحب:

مذکورہ مسئلہ میں جواز کے قائل ہیں۔

دلیل:

ہبہ میں قبضہ بمنزلہ قبول کے ہے کیونکہ ہبہ کے حکم کا ثبوت اسی پر موقوف ہے اور وہ ملکیت ہے مقصود بھی اسی سے ملک کو ثابت کرنا ہے تو اس کی طرف سے ایجاب قبضہ پر مسلط کرنا ہی ہوا۔ لہذا جائز ہے۔

★ اگر کسی نے منفعۃ ہذہ الدار: کہا تو یہ عاریۃ ہوگا ہبہ نہیں۔

پرچہ ہدایہ شریف ضمنی 2017

سوال نمبر 1

جز (1)

جب ایجاب و قبول حاصل ہو جائے تو بیع لازم ہو جائے گی دونوں میں سے کسی کو اختیار نہیں ہوگا ہاں مبیع میں اگر عیب تھا یا دیکھا نہیں تھا تو خیار اختیار ہوگا

امام شافعی: بائع و مشتری میں سے ہر ایک کو اختیار ہوگا

دلیل: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک الگ نہ ہوں بائع و مشتری کو اختیار ہے کہ اسے ترک کریں جسمانی جدائی تک اختیار ہوگا۔

احناف: ایجاب و قبول کے ذریعے زبانی کلامی جدائی تک اختیار ہے

دلیل:

اگر اختیار دیا جائے اور یہ بیع کو فسخ کریگا تو دوسرے کے حق کو باطل کرنا ہے جو جائز نہیں ہے حدیث میں اختیار سے مراد خیار قبول ہے مطلب یہ ہے کہ جب تک مشتری نے قبول نہیں کیا تو دونوں کو اختیار ہے اس لیے دونوں کو متبایع کہا گیا ہے اور متبایع وہی ہوتے ہیں جو بیع و شراء کر رہے ہوں

جز (2)

متن کی وضاحت:

اور جائز ہے طعام وغیرہ کی بیع معین برتنوں کے ذریعے جن کی مقدار معلوم نہ ہو معین پتھر کے ذریعے جن کی مقدار معلوم نہ ہو۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی چیز بیچی گئی بیچتے وقت کسی غیر معین برتن میں ماپ کر دی گئی یا کسی پتھر سے وزن کر کے بیچی گئی جس کا علم نہیں ہے اگر ایسی پتھر کا وزن نہ ہو اور برتن کا پیمانہ نہ ہو اس کا مطلق ہے تو یہ بیع جائز ہے کیونکہ اگر چہ پتھر کی مقدار وہ پتھر اور برتن غیر معروف ہیں لیکن یہ جہالت جھگڑے تک نہیں لے جاتی یہ بھی علم ہے کہ اسی پتھر کا وزن اور برتن کا معروف پیمانہ اور معروف وزن کا اندازہ وزن کر کے وزن کا اندازہ کر لیا جائے۔

Scanned by CamScanner

سوال نمبر ۲

جز ۱

مذکورہ مسئلہ میں اختلاف:

اور نہیں ہے جائز کہ بیچے پھل اور ان پھلوں سے معلوم رطل مستثنیٰ کرے۔

امام مالک: پھلوں میں سے معلوم رطل مستثنیٰ کر سکتا ہے۔

دلیل: استثناء قیاس کرتے ہیں اس بات پر جب وہ کھجوریں بیچے اور مستثنیٰ کرے معین کھجوریں۔

جواز و عدم جواز کا سبب:

عدم جواز کا سبب یہ ہے کہ استثناء کے بعد باقی مجہول ہے لہذا بیع جائز نہیں ہے۔

جواز کا سبب:

ظاہر الروایۃ یہ ہے کہ استثناء کے بعد بیع جائز ہو۔

جز ۲

زمین کی بیع میں کھیتی کا داخل ہونا:

زمین کی بیع میں کھیتی تب داخل ہوگی اگر کہا ہو کہ زمین بمع کھیتی خرید رہا ہے اور اگر کھیتی کا ذکر نہیں ہوا تو صرف زمین کی بیع ہوگی۔

دلیل:

گو کھیتی زمین کے ساتھ متصل ہوتی ہے لیکن یہ اتصال دائمی نہیں ہوتا کیونکہ کھیتی کا مقصد کاٹنا اور زائل کرنا ہوتا ہے لہذا یہ اس سامان کے مشابہ ہے جو گھر کے اندر پڑا ہے اور ظاہر ہے کہ جب گھر بیچا جائے تو بیع صرف گھر کی ہوتی ہے سامان کی نہیں اور اگر سامان کا ذکر ہوا تو پھر بیع میں شامل ہوگا ورنہ نہیں۔

سوال نمبر 3

جز (الف)

ترجمہ عبارت:

اور نہیں ہے صحیح قاضی کی ولایت یہاں تک کہ شخص ہو اہل
بنائے جانے والے قاضی میں شہادت کی شرطیں جمع ہوں اور وہ اجتہاد
کی صلاحیت بھی رکھتا ہو

معتبر شرائط شہادت:

1 مسلمان ہونا 2 آزاد ہونا 3 عقل مند ہونا 4 بالغ ہونا

جز (ب)

ترجمہ عبارت:

اور جب موکل نے بنا لیا جب اس نے اپنے وصی بننے
کو جانا ہی نہیں حتیٰ کہ اس نے میت کے ترکے کی کچھ چیزیں بیچ ڈالیں
تو وہ وصی ہو گا اور بیع جائز ہو گی وکیل کی بیع جائز نہیں حتیٰ کہ
وہ پہلے اپنی وکالت کو معلوم کرے۔

وضاحت:

یعنی وکیل اس وقت وکیل بنے گا جب اسے اپنی وکالت کا علم ہو
لیکن وصی اپنے وصی بننے کا علم نہ رکھتا ہو تو وصی بن جائے گا اور وصی
کا تصرف جائز ہے اور وکیل کا تصرف جائز نہیں

امام ابو یوسف کا مذہب:

امام ابو یوسف وصی کا تصرف بھی بغیر اس کے علم کے جائز نہیں
قرار دیتے

دلیل:

وصی بننا ایک طرح کی نیابت ہے نیابت میں نیابت کا علم
حاصل نہیں ہوا صورت کے بعد بھی حاصل نہیں ہو گا۔

سوال نمبر ۶

جز (۱)

جوازِ مضاربت پر احادیثِ مبارکہ سے دلیل:

مضاربت جائز ہے صحابہ کرام نے بھی مضاربت کی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اعلانِ نبوت فرمایا تو لوگ یہ کام کرتے تھے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا

جز (۲)

مضارب کا مال مضاربت کے لیے دوسرے شخص کو جانا۔

جا سکتا ہے

عقد کے مطلق ہونے کی وجہ سے

ائمہ کا اختلاف:

بعض کہتے ہیں وہ سودا کر سکتا ہے

دلیل: کیا آپ نہیں دیکھا کہ جب کو امانت دی جائے تو وہ سودا کر سکتا ہے تو مضارب بطریق اولیٰ کر سکتا ہے جیسا کہ مضاربت کا لفظ اس پر دلیل ہے

امام ابو یوسف کا مذہب:

مضارب کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ سودا کرے

دلیل:

اس لیے کہ یہ پیش کرتا ہے مال کو ہلاکت پر بغیر ضرورت کے

[illegible]

پرچہ   ہدایہ   سال ثانی   2018

سوال نمبر 1

جز (الف):

ترجمہ عبارت:

اور مطلق ثمن نہیں ہے صحیح مگر یہ کہ اس کی مقدار اور صفت پہچانی ہوئی ہو اس لیے کہ دینا اور لینا عقد کے ذریعے واجب ہے اور یہ جہالت جھگڑے تک لے جاتی ہے کہ ممتنع ہے دینا اور لینا۔ اور ہر جہالت جس کا یہ حال ہو وہ بیع کے جواز کو روکتی ہے قاعدہ یہی ہے۔ بیع نقدی اور ادھار دونوں ثمنوں کے ساتھ جائز ہے۔

مذکورہ پہلے مسئلہ کی وضاحت:

وہ ثمن جو مطلق ہو یعنی ثمن کی طرف اشارہ نہ کیا جائے ایسا ثمن بیع میں جائز نہیں۔ ایسی صورت ہے کہ ثمن کی مقدار کتنا ہوگی اور اس کی صفت کھوٹا ہوگا کھرا ہوگا یہ اگر معلوم ہو تو بیع جائز ہے وجہ یہ ہے کہ بائع کو ثمن دینا اور بائع کا ثمن لینا اسی صورت میں واقع اور ثابت ہوتا ہے جب ثمن میں جہالت نہ ہو اور وہ جہالت جو جھگڑے تک لے جاتی ہے اور اگر جہالت سے جھگڑے کا خدشہ ہو تو پھر لینا دینا مشکل ہو جاتا ہے اور ایسا ثمن جس کی مقدار یا صفت معلوم نہ ہو اس سے عموماً جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر کوئی چاہتا ہے کہ ستھری شی خریدے اور دینے والا کوشش کرتا ہے گھٹیا شی بیچے۔ جب طے نہ ہو تو مشتری گھٹیا دینے کی کوشش کرے گا جبکہ بائع اعلیٰ لینے کی کوشش کرے گا تو جھگڑا متوقع ہے۔

جز ب:

ثمن مؤجل پر بیع کرنا:

بائع کے لیے نقد فروخت ہی نہیں بلکہ ادھار کی بھی بیع جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا احل اللہ البیع

Scanned by CamScanner

اور یہ مطلق ہے نقد و ادھار کی قید نہیں نیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
سے نقد اچیزیں خریدنا اور ادھار کے ساتھ خریدنا بھی ثابت ہے آپ
نے یہودی سے طعام خریدی تھی اور ادھار پر زرہ رہن رکھی تھی تاہم ادھار
کی صورت میں مدت معلوم ہونی چاہیے اگر مدت معلوم نہ ہو تو جھگڑے
کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔

سوال نمبر 2

جز الف:

ترجمہ عبارت:

جس نے خریدا ایک ایسی شے کو جسے دیکھا نہیں تو
بیع جائز ہے اور اس کے لیے اختیار ہے دیکھتے وقت اگر چاہے تو لے لے تمام ثمن کے بدلے
اگر چاہے تو رد کر دے

خیار رویت کب تک باقی رہے گا.

خیار رویت نہ دیکھنے تک باقی رہیگا
اس کا کوئی وقت نہیں یا ان خیار کو باطل کرنے والی کوئی شے نہ پائی گئی مثلاً
مبیع میں اگر عیب آ گیا یا تصرف کیا مبیع میں تو پھر خیار باطل ہو جائیگا

جز: ب

خیار رویت کو باطل کرنے والی چیزیں...

1 مشتری نے ایک چیز خریدی اس میں عیب ظاہر ہو گیا
2 مشتری نے باندی خریدی پھر اس سے وطی کی
3 مشتری نے غلام خریدا پھر اس میں تصرف کیا کہ اسے آزاد کر دیا
4 مشتری نے غلام خریدا اسکو مدبر بنا لیا
5 سواری خریدی اسکا منہ دیکھا اور سرین دیکھنے پر اکتفا کر لیا
تو منہ کو دیکھنا اعضاء میں مشتری کا خیار رویت حاصل نہیں
ہوگا بلکہ باطل ہو جائے گا

Scanned by CamScanner

سوال نمبر 2

جز الف:

ترجمہ عبارت:

انسان کے بالوں کی بیع جائز نہیں اور نہ ان سے نفع اٹھانا بھی جائز نہیں کیونکہ انسان قابلِ تکریم ہے اسکے تمام اجزاء کی طرح خرچ کرنے سے روکا گیا لہٰذا اسکی کوئی جز جائز نہیں کہ اسے کمی تحقیر کی جائے اور اسکو عام خرچ اور استعمال کیا جائے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لعنت کرے بال ملانے والی اور ملوانے والی پر۔ صرف ان بالوں کی رخصت ہے جو اون وغیرہ سے بنا کر لگائے جاتے ہیں اور ان سے عورتوں کی چوٹیوں اور گیسو میں اضافہ ہوتا ہے۔

مسئلہ کی تشریح:

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا ولقد کرمنا بنی آدم
جب انسان مکرم و معظم ہے تو اسکی کسی جز کو عام اشیاء میں استعمال کرنا کہ جیسے گھٹیا چیزیں بار بار کی جاتی ہیں جائز نہیں انسانی بال انسان کا جز ہونے کی وجہ سے قابلِ تعظیم ہیں اور انکو عام اشیاء میں استعمال کرنا خرید کرنا بیچنا لینا جائز نہیں البتہ یہ صورت ہے کہ اون ریشم کو جمع کرکے عورت اپنے بالوں کے ساتھ ملا کر ان میں اضافہ کرے یہ جائز ہے اور بالوں کو بڑھانے کے لیے جائز ہے

جز ب:

پیالے میں موجود عورت کے دودھ کی بیع:

جائز نہیں

دلیل: یہ انسان کا جز ہے۔ انسان معزز و مکرم ہے اس کے اجزاء کو بھی ان کی بیع کے ذریعے بیچنا خریدنا خرچ کرنا جائز نہیں ہے لہٰذا یہ مال ہی نہیں ہے جبکہ بیع مال کی ہوتی ہے

امام شافعی: جائز ہے۔ دلیل: عورت کا دودھ پاک مشروب ہے لہٰذا اسکی بیع جائز ہونی چاہیے

Scanned by CamScanner

سوال نمبر 4

جز: الف:

ترجمہ عبارت:

بیع سلم ایک عقد ہے جو جائز ہے کتاب اللہ دلیل ہے
اللہ نے فرمایا واذا تداینتم بدین الی اجل مسمی۔ ابن عباس نے فرمایا میں
گواہی دیتا ہوں اللہ نے بیع سلم جو قابل ضمان ہے اسکو حلال کیا اور اس بارے
قرآن کی لمبی آیت اتاری وہ لمبی مذکور ہے احادیث سے بھی بیع سلم کا جواز
ثابت ہوتا ہے

بیع سلم کا جواز:

پہلی دلیل قرآن میں فرمایا اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی
نبی پاک نے فرمایا من اسلم منکم فلیسلم فی کیل معلوم ووزن معلوم
پوری امت کا اسکے جواز پر اجماع ہے
قیاس اگرچہ بیع سلم کو ناجائز کہتا ہے کیونکہ یہ معدوم کی بیع ہے لیکن قرآن و حدیث
کے دلائل کو سامنے رکھ کر ہم نے قیاس کو چھوڑ دیا

جز ب:

رب السلم:

مشتری

مسلم الیہ

رب السلم جس سے بیع السلم کرتا ہے اور جو اسکو مطلوبہ شی دیتا ہے

مسلم فیہ

مطلوبہ شی مثلا گندم وغیرہ

بیع سلم کا حکم: جائز ہے لغت میں بیع کی ایک قسم جسکا معنی ہے ادھار
اصطلاح میں اخذ عاجل بآجل - رکن: ایجاب و قبول

Scanned by CamScanner

پرچہ حدیث شریف فقہ 2018ء

سوال نمبر 2

جز الف:

یہ کام سالانہ سوال نمبر 1 جز الف میں گزر چکا ہے۔

جز: ب:

معین برتن سے بیع کرنا جس کی مقدار معلوم نہ ہو.

جی ہاں بیع کرنا جائز ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں جھگڑے کا خطرہ نہیں کہ اس کے ذریعے مبیع مشتری کے حوالے کیا جا رہا ہے اور مبیع حوالے کرنے سے پہلے اس برتن کا ختم ہو جانا یا گم ہو جانا عموماً ناممکن ہے مبیع وزن کرنے کے بعد معروف پیمانوں کے ساتھ اس برتن کا وزن کریں گے پھر اسکو سامنے رکھ کر معروف پیمانوں کے ساتھ اسکی تعیین ہو جائے گی

سوال نمبر 4

جز الف:

ترجمہ عبارت:

اندھے کی بیع اس کا خریدنا سب جائز ہے

اور خریدنے کے بعد اندھے کو اختیار ہوگا کیونکہ اس نے ایسی شیء خریدی جسکو دیکھا نہیں

نابینا کا اختیار کن صورتوں میں ساقط ہوتا ہے۔

1. مبیع ایسا تھا جو چھونے سے معلوم ہو سکتا تھا اندھے نے ہاتھوں سے چھو لیا ٹٹول لیا۔

2. ایسی شیء خریدی جو سونگھنے سے معلوم ہو سکتی تھی

3. حلوہ یا سبزی لینا چاہتا تھا پہلے چکھ کر لی

کیونکہ ان مذکورہ چیزوں کا سونگھنے چھونے اور چکھنے سے پتہ چل جاتا ہے اس لیے سونگھنے، چکھنے، اور چھونے سے اختیار ختم ہو جائے گا

Scanned by CamScanner

جز ب :

بائع کا خیار رؤیت :

جی ہاں بائع کو خیار رؤیت ہوتا ہے

مشتری کے مرنے سے خیار رؤیت کا حکم :

مشتری کے مرنے سے خیار رؤیت باطل ہو جاتا ہے اس میں وراثت نہیں چلتی ۔ اگر چہ عیب کا خیار مرنے کے بعد اس کے وارثوں کی طرف منتقل ہو جاتا لیکن وراثت کے نہ چلنے کی وجہ سے خیار ساقط ہو گیا

سوال نمبر 3

جز : الف

ترجمہ عبارت :

نہیں ہے کوئی خیر بیع سلم کے اندر تازہ (تر) مچھلی میں مگر اس کے موسم میں معلوم وزن معلوم قسم اس لیے کہ مچھلی سردیوں میں ختم ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اگر ایسا شہر ہو جہاں مچھلی سردیوں کے اندر ختم نہ ہوتی ہو تو وہاں بیع سلم مطلقاً یعنی ہر موسم میں جائز ہے اور بیع سلم وزن کے لحاظ سے ہوتی ہے تعداد کے لحاظ سے نہیں کیونکہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں امام ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ بڑی مچھلیوں میں بیع جائز نہیں اور وہ وہ ہیں جنہیں ٹکڑے کر کے بیچا جاتا ہے گوشت میں بیع سلم کے قیاس کرتے ہوئے

مسئلہ کی تشریح :

تازہ مچھلیوں میں بیع سلم مچھلیوں کے موسم (گرمی) میں جائز ہے لیکن یہ بیع وزن کے ذریعے ہوگی اور مچھلی کی قسم معلوم کرنا ہوگی کیونکہ مچھلی ہر موسم میں نہیں پائی جاتی سردیوں میں پانی سوکھ جانے کی وجہ سے مچھلی کی پیداوار کم ہو جاتی ہے تو بیع اسلام سردیوں میں مچھلی حاصل کی جا

تو ممکن ہے پھل ملے ہی نہ اس لیے بیع سلم جائز ہے لیکن اس موسم میں جس میں تازہ پھل مل جاتا ہے یا ایسا شہر ہے جہاں پورا سال پھل ملتے رہتے ہیں تو وہ کر پھر بیع سلم کرنے کے لیے موسم کی کوئی قید نہیں۔ پھر بیع اسلم وزن کے لحاظ سے ہوگی۔

جز: ب:

امام ابو حنیفہ کے نزدیک بیع السلم کے صحیح ہونے کی شرائط:

یہ پرچہ ضمنی 2016 سوال نمبر 2 جز نمبر 1 میں گزر چکا ہے۔

سوال نمبر 2

جز الف:

ہبہ ایسا عقد ہے جو جائز ہے کیونکہ نبی پاک صلی اللہ نے فرمایا ہدیہ دو یعنی دوسری کو تحفے دو محبت بڑھے گی۔ اور ہبہ کے مشروع ہونے پر اجماع ہے ہبہ ایجاب وقبول اور قبضہ سے صحیح ہوتا ہے بہر حال ایجاب وقبول تو اس وجہ سے کہ ہبہ ایسا عقد ہے اور ایجاب وقبول سے عقد منعقد ہو جاتا ہے اور ہبہ کے لیے قبضہ ضروری ہے۔ اس لیے کہ قبضہ سے ہی موہوب لہ کی ملکیت ثابت ہوتی ہے۔

جز: ب:

ہبہ کس الفاظ سے ہوتا ہے۔

یہ ضمنی پرچہ 2016 سوال نمبر 3 جز ج میں گزر چکا ہے۔

کن چیزوں کا ہبہ جائز نہیں:

منقسم چیزوں کا ہبہ جو مشترک ہوں بلا تقسیم

ایسی چیز کا ہبہ جو مشترک ہے لیکن تقسیم نہیں ہو سکتی۔

Scanned by CamScanner

پرچہ حدیث شریف سالانہ 2019

سوال نمبر 2

جز : الف :

ترجمہ عبارت :

جس نے پھل بیچے جنکی پختگی ظاہر نہیں ہوئی تھی یا ظاہر ہو چکی تھی بیع جائز ہے کیونکہ یہ باقیمت مال ہے یا تو اس لیے کہ اس سے موجودہ زمانے میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے یا آئندہ زمانے میں بعض نے کہا بیع جائز نہیں پختگی ظاہر ہونے سے پہلے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور مشتری پر اس پھل کو فوراً کاٹنا ضروری ہے۔ تاکہ بائع کا ملک فارغ کرے اور یہ کاٹنا اس وقت ہے جب پھلوں کو مطلقاً (بغیر شرط کے) خریدے یا کاٹنے کی شرط کے ساتھ خریدے۔

مذکورہ مسئلہ کی وضاحت :

ایسا پھل بیچا جو ابھی پکا نہیں مثلاً ابھی کچا ہے یا پھل کی شکل نہیں بور وغیرہ ہے صحیح قول کے مطابق دونوں صورتوں میں بیع جائز ہے پہلی صورت میں اس لیے کہ کچے پھلوں سے مختلف قسم کے فائدے اٹھائے جاتے ہیں۔ اچار وغیرہ بنانا، سلاد وغیرہ بنانا۔ جانوروں کا چارہ بنانا۔ بور وغیرہ کی صورت میں اگر فی الحال قابل نفع نہیں۔ لیکن چند دنوں بعد قابل نفع بن جائے گا۔

جز : ب :

مشتری کا بوقت بیع یہ شرط لگانا کہ پھل پکنے تک درختوں پر لگا رہے گا :

ایسی صورت میں بیع فاسد ہے کیونکہ یہ ایسی شرط ہے عقد جس کا تقاضا نہیں کرتا۔ کیونکہ کھجور کا درخت مشتری کا نہیں کہ جب تک کھجوریں اس پر رہیں گی کھجوریں غیر کی ملک کو مشغول کیے رکھیں گی اور یہ جائز نہیں

Scanned by CamScanner

سوال نمبر 2

جز الف:

ترجمہ عبارت:

مردار کی ہڈیاں بیچنا، پٹھے، سینگ، اون، بال، ریشم بیچنا
اور ان تمام کے ساتھ فائدہ اٹھانا یہ سب جائز ہیں کیونکہ یہ سب چیزیں پاک ہیں
ان میں موت نہیں کیونکہ زندگی ہی نہ تھی۔

ہاتھی کی بیع:

امام محمد کے نزدیک خنزیر کی طرح ہے نجس العین ہے بیع
ناجائز ہے

شیخین کے نزدیک:

ایک درندہ ہے اسکی ہڈیاں وغیرہ بیچنا اور اس سے
فائدہ اٹھانا جائز ہے

جز ب:

بیع فاسد: ما یصح اصلا لا وصفا وھو یفید الملک عند اتصال
القبض بہ

مثال:

کسی چیز کو بیچنا مردار یا خون یا شراب یا خنزیر کو ثمن بنانا

سوال نمبر 3

جز الف:

ترجمہ عبارت:

قاضی فیصلے کیلئے بیٹھے بالا بیان کرچکے کہ ایسا
مسجد میں بیٹھے تاکہ اسکی جگہ بزرگوں پر مشتبہ نہ ہو اور مقیموں پر
مشتبہ نہ ہو۔ جامع مسجد بہتر ہے کیونکہ وہ مشہور زیادہ ہے

امام شافعی:

مسجد میں فیصلے کے لیے بیٹھنا مکروہ ہے

دلیل:

کیونکہ قاضی کے پاس فیصلے کے لیے مشرک بھی آئے گا جبکہ وہ
پلید ہے حائضہ بھی نہیں آ سکتی۔

ہماری دلیل: انما بنیت المساجد لذکر اللہ تعالیٰ والحکم وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفصل الخصومۃ فی معتکفہ۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور فیصلے کے لیے بنائی گئی ہیں۔ خلفاء راشدین بھی مسجدوں میں بیٹھ کر مسائل نمٹاتے۔

جز: ب:

یہ سالانہ پرچہ 2016 میں گزر چکا ہے

سوال نمبر 6

جز: الف:

ترجمہ عبارت:

المضاربۃ عقد علی الشرکۃ ... (اعادہ عبارت)

ایک طرف سے مال ہوتا ہے مقصد اس کا منافع میں شریک ہونا ہے دونوں جانبین میں سے ایک جانب سے مال پیش کرتے دوسری جانب سے کام اور شرکت کے بغیر مضاربت کا کوئی تصور نہیں۔ کیا آپ نہیں دیکھتے اگر سارا نفع رب المال کے لیے شرط کر دیا جائے تو یہ بضاعت بن جائے گی اور اگر سارا نفع مضارب کے لیے کر دیا جائے تو یہ قرض بن جائے گا۔

تشریح:

اس عبارت میں مضاربت کی شرعی حیثیت بیان کر رہے ہیں
دونوں فریقین میں سے ایک کی رقم ہو اور دوسرا کام کرے تو دونوں نفع میں
شامل ہوں گے

Scanned by CamScanner